Aurangzaib Yousufzai **June 2017**

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر43
Thematic Translation Series Installment 43

The Hoax of Nikaah (Marriage)
نکاح [شادی] کا دھوکا

[قرآنی موضوعات ***Quranic Themes)***
(English/Urdu)

PRELUDE

After concluding in our last research article No.42 that Quran never talks about Divorce when it employs the word TALLAAQ (**طلاق**) in its text, Let us now expose another big Arab Hoax that the Muslim Ummah was duped into when defining the word NIKAAH (**نکاح**).

ابتدائیہ

ہمارے تراجم پر مبنی ریسرچ آرٹیکل نمبر 42 میں ہمارا ماحصل یہ تھا کہ قرآن جب لفظ طلاق استعمال کرتا ہے تو وہ کبھی بھی مرد و عورت کے ازدواجی رشتے کے منقطع{ **Divorce**} ہونے کی بات نہیں کرتا۔ عرب بادشاہوں نے اپنی مقصد براری کے لیے مسلم امت کو تفاسیری مواد کے ذریعے دھوکا دیا ہے۔ آئیے اب عرب بادشاہوں نے لفظ نکاح کا معنی تبدیل کرتے ہوئے امت کو جو ایک اور دھوکا دیا ہے اس کا بھی ایک نہایت بالضبط اور دانشمند ترجمے کے ذریعے پول کھول دیتے ہیں۔

Dear Readers, it is a tragedy of great proportions that the underlying significance of this strategically important word was invariably misconstrued in the entire text of Quran as "Marriage" or "Matrimonial Contract", and the entire context related with it in Quranic texts was intentionally and systematically corrupted in all given

situations to show an insignificant, most commonplace, and inconsequential meaning.
پیارے قارئین، یہ ایک بڑی گہرائی رکھنے والا المیہ ہے کہ اس تزویراتی اہمیت رکھنے والے لفظ کی اصلیت کو قرآنی تراجم میں مسلسل بگاڑ کر بطور شادی یا شادی کا معاہدہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح اس سے متعلق تمام قرآنی متون کو بالارادہ اور باقاعدہ ایجنڈے کے تحت تمام مواقع پر اس طرح تبدیل کر دیا گیا ہے کہ اس لفظ کا صرف ایک عمومی، غیر معمولی اور غیر اہم معنی سامنے لایا جائے۔

Let us begin with some intriguing rational questions on this Quranic theme:-
آئیے ہم اس موضوع کو چند سوچ میں ڈالنے والے سوالات سے شروع کرتے ہیں:--

1) <u>WAS the marriage (Nikaah) between a man and woman regarded such a unique and crucial issue at the time of revelation of Quran that it had to be elaborated 23 times in multiple contexts in Quran???</u>

1} کیا نزولِ قرآن کے موقع پر نکاح بمعنی مرد اور عورت کے درمیان شادی ایک اسا انوکھا اور اہم معاملہ تصور کیا گیا کہ اسے قرآنی متن کے مختلف تناظروں میں 23 مرتبہ کھول کر بیان کرنا پڑا؟؟؟

2) <u>WERE the human beings not already marrying since times immemorial, and always taking it as the closest binding relationship, when the Almighty decided to send his final teachings to mankind thru the medium of Quranic injunctions? Why then the Almighty had to talk about it 23 times?</u>

2} کیا اس وقت انسان یہی شادیاں ایک قریب ترین اور پابند باہمی تعلق کے طور پر قدیم زمانوں سے ہی نہیں کرتے چلے آرہے تھے ؟؟؟ پھر کیوں قران میں اسے 23 مرتبہ بیان کرنے کی ضرورت درپیش ہوئی؟؟؟

3) <u>WHY and WHAT was so special about a matrimonial agreement which was not covered under the wider scope of the tenets of justice, fair play, equal rights, and overall respect for every human being in his individual capacity, as was vividly explained by Quran and ordained with full emphasis?</u>

3} ایک شادی کے معاہدے میں ایسی کیا خاص بات تھی کہ اس عمل کے متضمنات کا قرآن کے وسیع ترین انسانی حقوق کی تعلیمات کے تناظر میں احاطہ نہیں کیا جا سکتا تھا، جب کہ قرآن نے انصاف کے تقاضوں کو، رواداری اور مساوی حقوق کو اور انسانوں کی مجموعی طور پر عزت و احترام کو پہلے ہی سے مکمل زور دے کر واضح انداز میں بیان کر دیا تھا ؟؟؟

4) OR did this word in reality represent something deeper and of strategic importance not suited to the tyranny of despotic Arab Kings, who were the usurpers of the Pious Caliphate established by the Holy Messenger of Islam?

4} یا ------ درحقیقت یہ لفظ کوئی زیادہ گہری اور تزویراتی حکمت رکھنے والی حیثیت کا حامل تھا جسے ڈکٹیٹر عرب بادشاہ، جو رسولِ پاک کی قائم کردہ خلافتِ راشدہ کو غصب کر چکے تھے، اپنی فرعونیت کے خلاف باور کرتے تھے؟؟؟

5) OR was it the influence of Arabs' traditional obsession for multiple marriages that their despotic rulers took advantage of this word and garbled its meanings to over-emphasize a scope of multiple marriages as a crucial topic of Quran?

۵} یا،،، پھر یہ عربوں کے روایتی تعددِ ازواج کے جنون کا اثر تھا کہ عرب ڈکٹیٹروں نے اس لفظ کا فائدہ اُٹھایا اور اس کے معنی تبدیل کرتے ہوئے اسے تعدد ازدواج پر زور دینے کے لیے استعمال کیا اور اس مقصد کے لیے اسی بگاڑے ہوئےمعنی کو قرآن کے ایک اہم موضوع میں تبدیل کرنے کی کوشش کی؟؟؟

The first and foremost thing to be brought to the special attention of my readers is the fact that Nikaah or its Root "N K H" does not fundamentally mean marriage between a man and a woman unless the context contains pertinent words that may lead to conclude or infer as such. Generally, we know that the Arabic word Nikaah has these English equivalents:-

سب سے پہلی چیز جو میرے قارئین کی توجہ کی طالب ہے ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ لفظ نکاح یا اس کا مادہ ن ک ح بنیادی طور پر مرد اور عورت کے مابین شادی کے معنی نہیں دیتا جب تک کہ متن میں کوئی ایسے الفاظ موجود نہ ہوں جو واضح طور پر مرد اور عورت کے رشتے کی جانب اشارہ نہ کر رہے ہوں۔ عمومی طور پر ہم یہ جانتے ہیں کہ عربی لفظ نکاح درجِ ذیل انگلش معنی رکھتا ہے:-

Nun-Kaf-Ha **= to tie, make a knot, to enter into a contract/agreement, to take into possession, to enter into a marriage contract; and some say, it is also coitus.**

Nevertheless, the world's most comprehensive Arabic-English Lexican of Lane clarifies the definition of this word as follows :-

تاہم دنیا کی مفصل ترین لین کی عربی-انگلش لغات اس لفظ کی تعریف کچھ اس طرح واضح کرتی ہے:-

"…it is said to be from **نکحہ الدّوی** , or from **تناکحت الاشجار** , or from **نکح المطر الارض** ; and if so, it is tropical in both the above senses; and the opinion that it is so is

confirmed by this***, that the signification of marriage is not understood unless by a word or phrase in connexion with it***, as when you say **نکح فی بنی فلان** (he took a wife from among the sons of such a one); ***nor is that of coitus unless by the same means, as when you say نکح زوجتہ (inivit conjugem suam);*** and this is one of the signs of a tropical expression. **نکحت** She married, or took a husband. **نکح المطر الارض** The rain became commingled with the soil; or, rested upon the ground so as to soak it. As also **نکحہ الدوی** The disease infected him, and overcame him; **نکح النعاسُ عینہ** Drowsiness overcame his eye; as also **ناکہا**: and in like manner **استنکح النوم عینہ** sleep overcame his eye."

Having cleared the old notion that Nikaah was to be taken necessarily as a matrimonial agreement, let us now proceed to expose another big hoax inherited by Muslims from the despotic Arab kings, by means of a strict, rational and intellectually applicable translation of all Nikaah related Verses. Some of these have already been rationally translated while dealing with the Theme of Tallaaq (Divorce) in the Installment 42 of this Thematic Series and need not be repeated hereunder. Here you will find more light thrown on the way the meaning of Nikaah was manipulated with and twisted to elsewhere as against its crucial implications.

یہ غلط تصور کلیر کرنے کے بعد کہ نکاح لازمی طور پر ایک شادی کی نشاندہی کرتا ہے، آئیے اب ہم اس ایک اور بڑے دھوکے کو بے نقاب کرتے ہیں جو مسلمانوں نے پرانے ڈکٹیٹر عرب بادشاہوں سے میراث میں حاصل کیا ہے۔ اس کے لیے ہم نکاح سے متعلق تمام آیات کا ایک بالضبط، عقل و دانش پر مبنی اور ہر زمانے میں قابلِ اطلاق ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ ایسی کچھ آیات ہم پہلے ہی طلاق کے موضوع میں پیش کر چکے ہیں اور انہیں یہاں دہرانا فضول ہوگا۔ یہاں آپ کے لیے نکاح کے معانی پر مزید روشنی ڈالی گئی ہے جس سےآپ یہ اچھی طرح جان لیں گے کہ اس مضمون کو کس انداز میں دست برد کا نشانہ بنایا گیا ہے اور کیسے اس کے معانی سے انحراف کرتے ہوئے اس کے اصل مضمرات سے بہت دور لے جایا گیا ہے۔

Verse 2/221:

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَـٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّـهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٢١﴾

مشرک جماعتوں / آبادیوں کے ساتھ معاہدوں میں شریک نہ ہوا کرو جب تک کہ وہ امن و ایمان والے نہ بن جائیں۔ ایک ایمان و امن کی حامل جماعت خواہ کچھ کمزوریاں رکھتی ہو ایک ایسی مشرک جماعت سے بہتر ہے جو تمہیں اگرچہ پسند بھی ہو۔ اور اسی کی مانند مشرک افراد کے ساتھ بھی معاہدوں میں شریک نہ ہوا کرو جب تک کہ وہ امن و ایمان والے نہ بن جائیں، کیونکہ ایک ایمان والا ماتحت ایک ایسے مشرک ماتحت سے بہتر ہے جسے تم پسند بھی کرتے ہو۔ یہ اُس قماش کے لوگ ہیں جو تمہیں دشمنی اور نفرت کی آگ کی طرف لے جاتے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ ایک جنت کی پر امن

زندگی کی جانب راہنمائی کرتا ہے جہاں اس کی رضا اور تحفظ موجود ہو۔ اور وہ انسانوں کے لیے اپنی راہنمائی کھول کر بیان بھی کر دیتا ہے تا کہ وہ اسے پیشِ نظر رکھیں۔

AND DO NOT enter into agreements with polytheist groups until they attain to faith and peace. And a faithful community having weaknesses is better than a polytheist one even though you may like the latter one. And also do not make covenants with polytheist individuals until they attain faith and peace; for, any believing subordinate is better than a polytheist one even if he might come up to your liking. Those are the ones who lead you unto the fire of enmity and hatred, whereas Allah leads you to the life of Paradise under the shadows of his protection with his consent. He as well makes clear his injunctions for them to bear in mind.

Verse 2/235

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّـهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَـٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾

اور تمہاری حکومت کے لیے بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ عوام کے ساتھ راست خطاب [خِطْبَةِ النِّسَاءِ] میں ان کے فائدے کے لیے کچھ بھی کھول کر پیش کر دیا کرے یا اپنے تک محدود رکھے، کیونکہ اللہ یہ جانتا ہے کہ تم ان کے معاملات کو ضرور پیش نظر رکھو گے۔ لیکن درست طریقہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ کوئی خفیہ میثاق یا عہد نہ کرو سوائے اس کے جو معروف طریقے سے ظاہر کر دیا گیا ہو۔ اور کسی الحاقی معاہدے کی تابعداری/پابندی/ادائیگی پر کوئی فیصلہ جلد بازی میں صادر نہ کیا کرو جب تک کہ اس کی مقررہ میعاد پوری نہ ہو جائے [يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ]۔ یہ ذہن میں رکھو کہ اللہ وہ سب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں موجود ہے اس لیے اس کی پکڑ سے ڈرتے رہو [فَاحْذَرُوهُ]۔ اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور بردبار ہے۔

And no harm for your government if you offer in your public address (خِطْبَةِ النِّسَاءِ) openly whatever you wish to do for your people's benefit (فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ), or keep it to yourselves. Allah well knows that you will always take cognizance of their problems. But the proper way is not to make secret promises, but to express your intentions openly in a befitting manner. And do not make hasty conclusions on the performance of a mutual working agreement until its deadline is reached (يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ). And know that God knows what is in your minds, and therefore remain conscious of Him; and know too, that God is much-forgiving, forbearing.

Verse 4/3:

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ﴿٣﴾

اگر پھر بھی ایسا اندیشہ لاحق ہو جائے کہ تمہارے لوگ یتیموں کے معاملے میں انصاف نہ کر پائیں تو اس کا حل یہ ہے کہ معاشرے کے اس مخصوص کمزور اور فراموش کیے گئے گروپ میں سے [مِّنَ النِّسَاءِ] جو بھی تمہاری طبع کو موزوں لگیں تم ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار کو ایک سمجھوتے کے ذریعے اپنی سرپرستی اور تحویل میں لے لو [فَانكِحُوا]۔ اس صورت میں بھی اگر اندیشہ ہو کہ سب سے برابری کا سلوک نہ ہو سکے گا تو پھر ایک بچہ ہی سرپرستی میں لے لو؛ یا پھر اگر کوئی قبل ازیں ہی تمہاری سرپرستی، ذمہ داری یا تحویل میں [مَامَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ] رہ رہا ہے تو وہی کافی ہے۔ یعنی کہ یہ امکان بھی پیشِ نظر رکھو کہ تم عیال داری میں زچ ہو کر نہ رہ جاو۔

And if you have reason to fear that your people might not act equitably towards orphans, then its solution is to sponsor and become guardians (ankahu) of those of this weaker segment of society (min an-Nisaa) who might look suitable/appropriate for you; may they be two, three or four of them. Still if you have reason to fear that you might not be able to treat them with equal fairness, then sponsor only one. Or , if you already have someone under your sponsorship or supervision or responsibility, that should be enough. This will make it more likely that you will not suffer undue economic burden.

Verse 4/6:

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾

اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ یتیم بچوں کو نشو و نمائے ذات کی بھٹی میں سے گذرنے دو [وَابْتَلُوا] یہاں تک کہ وہ بڑے مرد و عورت بن کر قبضہ و اختیار حاصل کرنے [ا لنِّکَاحَ] کے مرحلے تک پہنچ جائیں [بَلَغُوا]۔ تب اگر تم ان میں عقل و شعور دیکھ لو تو ان کی وراثتیں ان کے حوالے کر دو، بجائے اس کے کہ ان کے بڑا ہو جانے کے ڈر سے، ضرورت سے زیادہ اخراجات دکھاتے ہوئے، خود کھا جاو۔ تم میں سے جو مستغنی یعنی مالدار ہو وہ یتیموں کے اس مال کے معاملے میں مکمل ضبطِ نفس اختیار کرے۔ البتہ جو تنگ دست اور ضرورت مند ہو وہ اس میں سے صرف اتنا ہی لے لے جو عمومی معیار سے جائز ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ جب تم انہیں ان کے اموال واپس کرو تو اس عمل پر گواہی بھی ڈال لو۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ کا ایک اپنا کسی بھی خطاء سے مبرا احساب کتاب کا نظام ہے جو قطعی خود مکتفی ہے۔

And test those orphans by passing through trials until they reach (balaghoo) the age of taking possession and control (An-Nikaah); then, if you find them to be mature

of mind, hand over to them their fortunes; and do not consume their assets by wasteful spending, and in haste, ere they grow up. And let him who is rich abstain entirely from his ward's property; and let him who is in need partake thereof in a fair manner. And when you hand over to them their possessions, let there be witnesses on their behalf – although none can take count as God does.

Verse 4/22:

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾

"اور تم معاشرے کے کمزور طبقات اور خواتین کا سب کچھ اپنے قبضے اور اختیار میں مت لے لیا کرو جیسا کہ تمہارے اباواجداد کیا کرتے تھے، سوائے اس کے جو ما قبل میں گذر چکا، کیونکہ یہ ایک شیطانی عمل ہے، ایک قابلِ نفرت اور ایک بُرا راستہ ہے۔"

And do not forcibly grab and possess that which belongs to the weaker segments of society just like your elders have been doing, except what has passed. That undoubtedly was an indecent excess, a hateful thing and an evil way.

Verse 4/25:

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٥﴾

""اور پھر تم میں سے جن علاقوں کی قیادت مادی ذرائع کی فراوانی یا قوت [طولا] میں اتنی استطاعت نہ رکھتے ہوں کہ مضبوطی اور قوت رکھنے والی یا ناقابلِ دسترس مومن جماعتوں / قبیلوں / اقوام کے ساتھ کوئی اشتراکِ کار یا الحاق و بالادستی کا سمجھوتا کر پائیں، تو پھر وہ تمہاری ما قبل سے زیر سرپرستی موجود جماعتوں / قوموں [مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم] میں سے ہی نوجوان اور بہادر مومن گروپوں کے ساتھ الحاق یا شراکتِ کار کر لیں۔ اللہ تمہارے ایمان کی مضبوطی سے بخوبی باخبر ہے جس کی رُو سے تم سب ایک دوسرے کے قریبی ساتھی کی حیثیت رکھتے ہو۔ پس اشتراکِ عمل کے عہد نامے ان جماعتوں کے معتبر لوگوں کی اجازت سے کرو اور ان کے حقوق قانونی طریقے سے ادا کرو اس طرح کہ وہ اخلاقی اور قانونی طور مضبوط رہیں، خون نہ بہائیں اور نہ ہی خفیہ سازشیں کرنے والی ہوں۔ پھر جب وہ اس اشتراک کے نتیجے میں طاقتور اور محفوظ ہو چکی ہوں، اور پھر کسی قسم کی زیادتیوں کا ارتکاب کریں تو ان پر دیگر مضبوط اور تحفظ کی حامل جماعتوں کی نسبت نصف سزا لاگو ہو گی۔ یہ ترجیحی سلوک تم میں سے ان کے لیے ہے جو نامساعد اور مشکل حالات کا سامنا کر رہے ہوں۔ لیکن اگر ان حالات میں بھی تم استقامت سے کام لیتے ہوئے اپنے کردار مضبوط رکھو گے تو یہ تمہارے لیے خیر کا باعث ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مشکلات میں سامان تحفظ اور نشوونما دینے والا ہے۔""

And as for those units of your state who, owing to circumstances, have not the capacity or power to attract and enter into agreements with other powerful and fortified communities, they may join in working relationship with those young and forward looking faithful groups who are already under your influence and subordination. And God knows all about the solidarity of your faith through which each one of you closely belongs to the other. Enter into collaboration agreements with the blessings of their authorities and give them their rights legitimately in a way that they remain morally and legally stable; may not come down to bloodletting or conspiring. When they too have attained power and defensive capability, and may resort to cross the binding limits, they will be liable to half of those penalties that are applicable to other independent and fortified communities. This preferred treatment is for those of you who might be facing difficult and hard times. However, if you remain steadfast in difficult times too it will be to your own good to persevere in patience: and God bestows His protection and is a dispenser of sustenance.

Verse 4/124:

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّـهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّـهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ﴿١٢٧﴾

اور تمہارے ماتحت تم سے غریب عوام کے بارے میں حتمی شرعی حکم / فیصلہ مانگتے ہیں۔ انہیں بتادو کہ بے بس عوام کے بارے میں خود اللہ کا فیصلہ وہی ہے جو تم پر قرآن میں یتامیٰ کے مسئلے میں فرض کر دیا گیا ہے، جنہیں تم وہ نہیں دیتے تھے جو ان کے حق میں لکھ دیا گیا تھا اور چاہتے تھے کہ انہیں اپنے قبضے میں رکھو اور دیگر کمزور نوجوانوں کو بھی اور تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ تم یتامیٰ کے ساتھ انصاف کا سلوک قائم کرو۔ جو کچھ بھی تم از قسم نیکی کیا کرتے ہو وہ بہر حال اللہ تعالیٰ کے علم میں ہی ہوتا ہے۔

AND THEY will ask thee to pass an edict in respect of the downtrodden masses. Say: "God [Himself] passes edict on their plight; and it is just that as has been ordered to you through this divine writ about the treatment to be given to the orphans of the weaker classes, whom you used not to give what was your duty towards them, and were desirous of overpowering them along with other helpless young ones; and about your duty to treat orphans with equity. And whatever good you may do - behold, God has indeed full knowledge thereof.

Verse 24/3:

الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

"دین اور نظریے میں ملاوٹ کا ارتکاب کرنے والا (الزانی) کسی کے ساتھ اشتراکِ کار کا تعلق نہیں جوڑے گا، یا وابستہ نہیں ہو گا (**لَا يَنكِحُ**) سوائے ایسے گروہ یا جماعت کے ساتھ جو یہی کام کر رہی ہو (الزانیہ)، یا پھر کسی مشرک جماعت (أَوْ مُشْرِكَةً) کے ساتھ۔ اور اسی طرح ملاوٹ کرتے ہوئے نظریہ کو بگاڑنے والی جماعت (والزانیہ) یا ایک مشرک جماعت کے ساتھ کوئی بھی انسان قریبی تعلق یا وابستگی قائم نہیں کرے گا (**لَا يَنكِحُهَا**) سوائے دین یا نظریے کو خراب کرنے والا [إِلَّا زَانٍ] یا ایک شرک کرنے والا۔ جب کہ ایسا کرنا امن و ایمان کے ذمہ داروں کے لیے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔"

زان: ایک زہریلا نقصان دہ پودا جو گندم کے ساتھ اُگ جاتا ہے؛ ایک ایسا دانہ، تلخ ذائقہ رکھنے والا، جو گندم کے ساتھ مکس ہو کر یا ملاوٹ پیدا کر کے اسکا ذائقہ / کوالٹی بگاڑ دیتا ہے۔ اسی سے،،،، الزانی (معرف باللام) : ایک مخصوص ملاوٹ اور بگاڑ پیدا کرنے والا؛ قرآنی نظریے میں ملاوٹ کر کے اس کی اصل و اساس کو بگاڑ دینے والا۔

Those who corrupt your Doctrine would not establish close relationship(**لَا يَنكِحُ**) with anyone except with a party or group committing the same corruption; likewise, a party poisoning the Discipline or a polytheist party would not be joined for collaboration except by one who is a corruptor of Doctrine (Zaan) or a polytheist. And such conduct is strictly prohibited to the people of peace and faith.

Z aa n : A noxious weed, that grows among wheat, and spoils its taste; (app. Darnel-grass; the "lolium temulentum of Linn.; so in the present day;) a certain grain, the bitter grain, that mingles with wheat, and gives a bad quality to it.
لینز لکسیکن، صفحہ 1213 : Lane's Lexicon Page 1213 : Lisaan al-Arab, Page 1801.

Verse 24/32-33:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّـهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّـهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّـهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ

تم میں جو لوگ کسی جسمانی نقص یا کسی اور کمزوری کا شکار ہوں انہیں ملازمت کے کنٹریکٹ کی پیش کش کرو۔ اور جو تمہارے ذاتی ملازمین اور ملازمائیں صلاحیتوں کے مالک ہوں انہیں بھی باقاعدہ ملازمت کے کنٹریکٹ پیش کرو۔ اس طرح سے اگر وہ ضرورت مند ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں احتیاجات سے آزاد کر دے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی آگہی میں نہایت وسعت رکھتا ہے۔ جو لوگ پھر بھی کام کاج کے معاہدے حاصل نہ کر پائیں

انہیں چاہیئے کہ صبر اور ضبط سے کام لیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے احتیاجات سے آزاد فرمادے۔ پھر ان ماتحتوں میں سے جو بھی کہیں اور جانے کی اجازت چاہے تو انہیں اجازت نامہ لکھ کر دے دیا کرو اگر تم یا جان لو کہ اس میں ان کے لیے بہتری ہے۔

And always offer working contracts to those of your men who have defects or shortcomings, and to those too from your talented personal servants and maids so that if they may be suffering from poverty and want, the Divine kingdom may turn them into opulent ones by its grace. Bear in mind that Allah is infinite in knowledge. And those who still may not find a working contract, must exercise patience and restraint until God may make them too free from want by His Grace. And those of your subordinates who wish to be freed from their obligations, do grant permission to do so in case you perceive in it a betterment of their careers.

Verse 24/60:

الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّـهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾

عوام میں وہ پسماندہ لوگ جو کسی بھی کام کاج کے معاہدے کی امید نہ رکھتے ہوں، تو ان کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے مستقبل کے لیے طریقہ کار یا پالیسی خود طے کریں اور اس ضمن میں وہ اپنی جھوٹی بڑائی کا اظہار کرتے ہوئے خود کو نمایاں کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر وہ بھی اس قسم کے ضبطِ نفس سے کام لیں گے تو یہ ان کے لیے بہتر ہو گا، کیونکہ اللہ سب کچھ سن بھی رہا ہے اور علم کا مالک بھی ہے۔

Those from the weaker segments of society who lag behind/remain backward AND do not hope to have work contracts, no harm for them if they formulate their future course of action without the need to be conspicuous/high/elevated by showing pomp. And if they exercise this kind of restraint it is better for them as God is all hearing and all knowing.

Verse 28/27:

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّـهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾

انہوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے تمہاری شادی اپنی ان بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ کر دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک میرے لیے کام کرو۔ پھر اگر تم نے دس سال مکمل کر لیے تو یہ تمہاری طرف سے عنایت ہو گی کیونکہ میں تم پر زیادہ سختی نہیں نہیں کرنا چاہتا۔ تم مجھے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مجھے راست باز ہی پاؤ گے۔

{ **<u>اہم نوٹ</u>:** شروع میں بتائی گئی لغات کی شرط کے مطابق، صرف یہاں ہم متن میں نکاح کے ساتھ خاتون یعنی بیٹی کا ذکر دیکھتے ہیں جو ہماری بلاشبہ راہنمائی اس طرف کرتا ہے جہاں ہم نکاح سے مراد شادی لے سکتے ہیں۔}

He said: "Behold, I am willing to let thee wed one of these two daughters of mine on the understanding that thou wilt remain eight years in my service; and if thou should complete ten [years], that would be [an act of grace] from thee, for I do not want to impose any further hardship on thee: [on the contrary,] thou wilt find me, if God so wills, righteous in all my dealings."

(**<u>Important Note</u>**: According to the lexical condition stipulated above, only here is found the mention of a daughter in the text that without any doubt leads us to derive the meaning of matrimony from the word Nikaah.)

<u>Verse 33/50:</u>

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّـهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّـهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾

""اے سربراہ مملکت الٰہیہ[يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ] ہم نے آپ کے ان ساتھیوں/لوگوں[أَزْوَاجَكَ] کو جن کے معاوضے/اجرتیں [أُجُورَهُنَّ] آپ نے مقرر کر دیے ہیں، آپ کے مشن پر کام کرنے کے لیے[لَكَ] دیگر پابندیوں اور ذمہ داریوں سے آزاد قرار دے دیا ہے[أَحْلَلْنَا] اور انہیں بھی جنہیں اللہ نے مالِ غنیمت کے توسط سے آپ کی ذمہ داری بنایا ہے[أَفَاءَ اللَّـهُ عَلَيْكَ] اور وہ آپ کی زیرِ سرپرستی و نگرانی ہیں[مَلَكَتْ يَمِينُكَ]۔ نیز وہ خواتین جو آپ کی چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور ماموں زاد ہیں جنہوں نے آپ کی معیت میں ہجرت اختیار کی ہے، اور ہر وہ مومن خاتون جو نبی کے مشن کے لیے رضاکارانہ خود کو پیش کرتی ہو، تو اگر نبی بطورِ سربراہِ مملکت ارادہ فرمائے تو انہیں قاعدے / قانون / کنٹریکٹ / ایگریمنٹ کے مطابق فرائض ادا کرنے کے لیے طلب کر سکتا ہے[أَن يَسْتَنكِحَهَا]۔ اس معاملے میں اختیار و فیصلہ کا حق صرف آپ کا ہے دیگر ذمہ داروں[الْمُؤْمِنِينَ]کا نہیں۔ جہاں تک دیگر ذمہ داران کا تعلق ہے تو اُن کی جماعتوں / ساتھیوں کے ضمن میں اُن پر جو بھی فرائض ہم نے عائد

کیے ہیں وہ بتادیے گئے ہیں تاکہ تمامتر معاملات کی ذمہ داری کا بار آپ پر ہی نہ آجائے۔ اللہ کا قانون سب کو تحفظ اور نشوو نمائے ذات کے اسباب مہیا کرتا ہے۔""

"O Nabi (O the Exalted Head of State), we have declared those ranks of yours whose remunerations you have already fixed, free from their duties and obligations so that they may work for your mission. Those too have been made free to work for this mission whom Allah has retrieved to you from the spoils of war and they are already under your subordination. Moreover, all those women too who are your cousins and have migrated along with you, and each of those faithful women who offer their services voluntarily for Nabi's mission, if Nabi as Head of State may feel the need, he can summon them for performance of duties under a proper working contract (أَن يَسْتَنكِحَهَا). However, on this issue, the right to make a decision rests strictly upon you, not on other responsible faithful. As for other responsible officers, we have already explained to them about their duties in respect of their ranks, comrades, companions, to save you from being over burdened with all responsibilities. Allah is the One Who gives protection and sustenance to everyone."

Verse 33/53:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَـٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّـهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّـهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّـهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾

اے اہلِ ایمان مناسب موقع و محل کا انتظار کیے بغیر[غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ] نبی یعنی اپنے سربراہِ مملکت کی قریبی اشرافیہ کی غور و فکر اور فیصلہ سازی [بُيُوتَ النَّبِيِّ] میں دخل اندازنہ ہوا کرو[لَا تَدْخُلُوا] جب تک کہ تمہیں ان کے ہاں باریابی کی اجازت[إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ] نہ مل جائے کہ تم احکامات یا علم حاصل کر سکو [إِلَىٰ طَعَامٍ] ۔ لہذا تم ان کی مصرفیات میں تب ہی مخل ہوا کرو[فَادْخُلُوا] جب مدعو کیے جاو[إِذَا دُعِيتُمْ] اور جوں ہی مقصود حاصل ہو جائے[فَإِذَا طَعِمْتُمْ] غیر ضروری گفتگو کی خواہش کیے بغیر[وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ] منتشر ہو جاو۔ تمہارا سابقہ رویہ نبی کے لیے زحمت کا باعث ہے مگر تمہیں اس سے روکنے میں ان کی حیا مانع ہوتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ حق بات کی تاکید سے نہیں جھجھکتا۔ نیز اگر تمہیں ان سے کسی دنیاوی ضرورت یا مفاد[مَتَاعًا] کا سوال کرنا ہو تو یہ تمہارے اور ان کی پاکیزگیءِ قلب یا ارتقائے ذات کے لیے بہتر ہو گا کہ ایسا سوال پردے میں رہ کر، غیر متعلق نگاہوں سے بچ کر کیا جائے[مِن وَرَاءِ حِجَابٍ]۔ تمہارے لیے ہرگز جائز نہیں کہ ایسے رویے اختیار کرو جس سے اللہ کے رسول کو زحمت

پہنچے۔ اورنہ ہی کبھی بھی ان کے پسِ پُشت[مِن بَعدِہِ] ان کے ساتھی اکابرین[أَزْوَاجَہُ] پر طاقت کے ذریعے اثرانداز[تَنکِحُوا] ہونے کی کوشش کرو۔ بلاشبہ ایسارویہ اللہ کے نزدیک ایک بڑی جسارت ہے۔

"O people of faith and peace, do not intrude (لَاتَدۡخُلُوا) in Nabi's important deliberations with his council of elders (بُيُوتَ النَّبِيِّ) without waiting for the right time, except when you are summoned to present yourself for a briefing (إِلَىٰ طَعَامٍ). Therefore, you must enter (فَادْخُلُوا) only when called upon and then disperse as soon as you get the required briefing (طَعِمْتُمْ), without wanting to linger on in unnecessary talking. Your past conduct in this respect has been a source of nuisance for the Messenger but he feels shy to ask you to leave. On the contrary, Allah does not hesitate to teach you what is right. And when you need to ask for some worldly favors from them, it will be better for both parties' self esteem (أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ) if such a request is made under cover (مِن وَرَاءِ حِجَابٍ) or in privacy. It is not allowed to you to behave in a manner so as to hurt the Holy Messenger; nor are you allowed ever (أَبَدًا) to influence/overpower his close companions (وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ) in his absence (مِن بَعْدِهِ). Verily, it is great transgression in the eyes of God."

Verse 60/10:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّـهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّـهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّـهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾

اے ایمان لانے والو، جب بھی کوئی مومن جماعت ہجرت کرتے ہوئے تمہارے پاس الحاق کے لیے آ جائے تو انہیں امتحان سے گذارو۔ حکومتِ الٰہیہ کو ان کے ایمان کے بارے میں پورا اطمینان ہو جانا چاہیئے۔ جب تمہیں ان کا مومن ہونا ثابت ہو جائے تو پھر انہیں دوبارہ کفار کی تحویل میں نہ جانے دو۔ یہ اب ان سے متعلق نہیں ہیں اور نہ ہی وہ اِن سے متعلق ہیں۔ کفار کو وہ ادائیگی کر دو جو انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو۔ اور تمہارے لیے کوئی حرج نہیں کہ تم ان جماعتوں کو اپنی ماتحتی میں لے لو اگر تم انہیں ان کے حقوق ادا کرتے ہو۔ اور کافروں کو پناہ دینے میں مت لگے رہو، بلکہ جو کچھ ان پر خرچ کیا ہے وہ واپس مانگو کیونکہ وہ بھی ایسے معاملے میں اپنے کیے ہوئے اخراجات کا سوال اُٹھاتے ہیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہی ہے جو تمہارے درمیان میں حکم نافذ کرنے کا حق رکھتا ہے، کیوں کہ وہ سب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

"O YOU who have attained to faith! Whenever believing (الْمُؤْمِنَاتُ) immigrant communities (مُهَاجِرَاتٍ) come unto you for allegiance, examine them by passing

through trials. A Divine Government must have full knowledge about their faith. And when you have thus ascertained that they are believers, do not repatriate them back to the deniers of the truth. Now these communities no longer belong to them, and those deniers no longer belong to these. None the less, pay back to them whatever they have formerly spent on these immigrants and you will be committing no sin if you engage them under contracts (تَنكِحُوهُنَّ) if you are in a position to give them their rights and privileges (أُجُورَهُنَّ). On the other hand, hold not to giving refuge to deniers (بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ), and ask but for the return of whatever you have spent on them - just as they have the right to demand the return of whatever they have spent. Such is God's judgment: He judges between you in equity - for God is all-knowing, wise."

-.-.-.-.-.-.-